

اغلب ہے، یہ اشارہ مرزا کے کلام کی طرف ہو، جسے عام اسلوب بیان کے عادی مشکل سمجھتے تھے اور آسان کہنے کی فرمائشیں کرتے رہتے تھے۔

۲۔ لغات۔ فروج و خرچ : وہ رجسٹر، جس میں آمدنی اور خرچ کا اندراج ہوتا رہے۔

زبانہائے لال : گونگی زبانیں۔

شرح : جو کچھ میرے دل میں ہے، افسوس کہ اسے کبھی بیان نہ کر سکا۔ اس باب میں جو حسرت رہ گئی، اس کا گلہ کس سے کروں؟ دل کی یہ کیفیت ہے کہ وہ گونگی زبانوں کی آمد و خرچ کا رجسٹر بنا ہوا ہے۔ یعنی اس کا پورا اندوختہ گونگی زبانوں پر مشتمل ہے، جن سے مناسب موقع پر حقیقی کیفیت ظاہر نہ ہو سکی۔

دلی کیفیات کا اظہار زبان گویا پر موقوف ہے۔ جو زبان گویائی کی صلاحیت سے محروم ہو، وہ کچھ نہیں کہہ سکتی۔ مرزا کہنا یہ چاہتے ہیں کہ دل میں جتنی بھی کیفیات تھیں، وہ اس لیے معرض بیان میں نہ آ سکیں کہ جو زبانیں ملیں وہ گونگی تھیں، لہذا ان کیفیات کے اظہار کی حسرت باقی رہ گئی اور لطف یہ کہ اس حسرت کا شکوہ بھی کسی سے نہیں کر سکتا۔

۳۔ لغات۔ آئینہ پرداز : آئینے کو جلا دینے اور روشن کرنے والا۔

عذر خواہ : خود عذر کرنے یا کسی کا عذر قبول کرنے والا، یعنی وہ جو خود عفو خواہ ہو یا دوسرے کو معذور سمجھے۔

شرح : اے خدا! تیری رحمت کس پردے میں آئینے کو جلا دے رہی ہے؟ یہی اس لب کی عذر خواہ ہے، جسے سوال کا حوصلہ نہیں اور وہ گناہوں کی کثرت کے باعث کچھ کہتا ہوا شرماتا ہے۔

رحمت کے لیے آئینہ پرداز کا ذکر غالباً اس لیے کیا کہ اسی کی برکت سے